خاکہ برائے پی ایچ۔ڈی۔

سریندر پرکاش کے افسانوں کا موضوعاتی و اسلوبیاتی تنوع

مقالہ نگار
روحی جان

نگراں
ڈاکٹر نصرت جبین

تاریخ داخلہ:۲/۱/ ۲۰۲۴
اندراج نمبر:23157CUKmr005

کلیہ السنہ
شعبئہ اردومرکزی جامعہ کشمیر گاندربل
۲۰۲۴

تعارف:

ہر معاشرے میں زبان و بیان کا سلسلہ ہمیشہ آگے بڑھتا رہتا ہے اور ادب میں ہر نوعیت سے تبدیلیا ں آتی رہی ہیں۔یہ تبدیلیاں روایت کی توسیع بھی ہوتی ہیں اور انحراف بھی لیکن تاریخ کےدلچسپ مقامات وہی ہوتے ہیں جہاں کسی غیر معمولی رجحان کے تحت جست لگانے کی کیفیت پیدا ہو جائے۔اس اعتبار سے افسانہ نگاری خاصہ دلچسپ منظر پیش کرتی ہے۔افسانہ اردو کی نووارد صنف ہے۔جو بیسوی صدی میں مغربی ادب کے توسط سے اردو میں وارد ہوا۔افسانہ مقبول ترین صنف ہے اور ادبِ لطیف،

ترقی پسند تحریک، حلقہ ارباب ذوق اور جدیدیت کے افکار وخیالات سےفیض یاب ہوتا رہا ہے۔ان تحریکات کے اثرات افسانے میں جا بجا بکھرے ہوئے ہیں ۔ان میں جدیدت کا رجحان فعال شمار ہوتا ہے۔اردو میں جدیدیت کا رجحان باقاعدہ طور پر ۵۵۔۱۹۶۰ ءمیں سامنے آیا۔اردو میں جدیدیت کا رجحان ترقی پسند تحریک کا ردعمل تھا۔جدیدیت کے کئی محرکات ہیں۔سارتر اور کرکے گارڑ کا وجودی فلسفہ،تقسیم کے بعد سیاسی و سماجی حالات ،عالمی وادبی صورت حال جو جدیدیت کو سامنے لانے میں معاون ثابت ہوئے۔بقولِ ڈاکٹر سی۔اے۔قادر:

" وجودیت کا ظہور تاریخ کے ایک ایسے دور میں ہوا جب ہر طرف سے فرد کی فردیت پر حملے ہو رہے تھے۔انسان کو معروض بنا دیا گیا تھا اور حیرت کا دوردورہ تھا۔مادیت اور مطلق تصوریت نے انسان کا دائرہ تنگ کر دیا تھا۔اور اسے مجبور اور مقہور زندگی دیے رکھی تھی"(*فلسفہ جدید اور اس کے دبستان ،ص:118*)

ترقی پسند تحریک کے ادباء ایک طرف اشتراکی اور حقیقت نگاری کا حامل ادب تخلیق کر رہے تھے تو حلقہ ارباب ذوق اجتمائی مقاصد اور منصوبہ بند ادب تخلیق کر نے کے بجائے انفرادی احساسات و خیالات اور ادب کے فنی تقاضوں کو اہمیت دے رہا تھا۔لیکن تقسیم کے بعد ترقی پسند تحریک کمزور ہو گئی اور حلقہ ارباب ذوق گروہ بندی کی نظرہو گیاجس کی وجہ سے جدیدیت کو پھلنے پھولیے کا موقع مل گیا۔

یوں تو جدیدیت نے تمام اصناف ادب کو متاثر کیا لیکن افسانہ خاص توجہ کا مرکز رہا۔جدیدیت کے تحت صنف افسانہ میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہوئیں ۔۱۹۵۵ ء کے آس پاس اردو افسانہ نگاری میں روایت سے انحراف کا سفر شروع ہوتا ہے۔جدیدیت نےکہانی کے روایتی ڈھانچہ کو تہس نہس کیا اور اس کی جگہ نئی عمارت تعمیر کی ،خارجی واقعات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے ذاتی ،نفسیاتی اور داخلی موضوعات کو ترجیح دی ۔ذات کا کرب ،وجود کی تلاش ،تنہائی ،بے چہرگی،خوف کا احساس، لا حاصلیت ،ایسے موضوعات ہیں جو تقسیم کے بعد جدیدیت (وجودی فلسفے)کے زیرِ اثر سامنے آئے۔ موضوعات کے علاوہ ہیت، اسلوب،تکنیک میں بھی نئی روایت کا آغاز ہوا۔فنی اعتبار سے جو تبدیلیاں رونما ہوئیں ان میں ایک پلاٹ کا خاتمہ ہے۔ پلاٹ ،کردار نگاری،منظر نگاری و دیگر لوازمات سے انحراف کیا جانے لگا اور محض اختصار اور تاثر کو افسانے کے لیے لازمی قرار دیا۔اسلوب ِبیان کی سطح پر دیکھا جائے تو زیادہ تبدیلی دیکھنے کو ملتی ہے۔وضاحتی اور بیانیہ پیرائیہ اظہار جو ابھی تک افسانے کا خاصہ تھا اس کے بر خلاف علامتی ،تجریدی ،اساطیری ،تمثیلی ،استعارتی اور شعری طرز ِاظہار کو عام کرنے کی کوشش کی گئی۔غرض اردو افسانہ

نے قصہ پن کے بجائے اسلوب اور پیش کش پر زیادہ زور دیا ہے۔ بعض اوقات یہ معاملہ شدت اختیار کرتے کرتے ***'اینٹی-سٹوری'*** تک جا پہنچا ہے۔جہاں کہانی پن کا زیادہ خیال نہ رکھتے ہوئے افسانہ آزاد فضائوں میں آگے بڑھتا ہے۔اس دور کے افسانہ نگاروں میں انتظار حسین،سریندر پرکاش،بلراج مینرا ،انور سجاد ،احمد ہمیش ،دیوندر اسر،کمار پاشی،جوگیندر پال،غیاث احمد گدی،اقبال مجید،خالدہ اصغراوربلراج کومل وغیرہ خصوصیت کے حامل ہیں۔ان میں سریندر پرکاش اپنے مخصوص فن و اندازِ تحریر کی وجہ سے منفرد نظر آتے ہیں۔

سریندر پرکاش کا پورا نام سریندر کمار اوبرائے ہے۔۲۶ مئی۱۹۳۰ ء کو لائل پور (مغربی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔جس کا تبدیل شدہ نام فیصل آباد ہے۔انہوں نے باقا عدہ تعلیم کہی سے حاصل نہیں کی ۔کہا جاتا ہے ساڑھے تین برس کی عمر میں ان کے والد نے ان کا داخلہ سینڈرن اسکول امین پور میں کروایا۔لیکن پہلے ہی روز ماسٹر صاحب کے بُرے برتا ؤکی وجہ سے دوبارہ کبھی اسکول کا رخ نہ کیا۔البتہ اپنے والد سے اردو پڑھ لیا کرتے تھے۔جو لائل پور میں سوڈافیکٹری چلاتے تھے۔بعد میں تاجور سامری کی لائبری سے استفادہ کرتے رہے۔ ۱۹۴۷ ء میں سریندر پرکاش حالات کو دیکھتے ہوئے اپنے والد کے ساتھ امرتسر منتقل ہو گئے۔وہاں سے بعد میں دہلی آگئے۔دہلی میں ان کی ملاقات پرکاش پنڈت ،سردار جعفری اور ساحر لدھیانوی سے ہوئی اس کے بعد سریندر پرکاش ممبئی منتقل ہوئے اور فلمی دنیا سے منسلک ہوگئے ۹ نومبر ۲۰۰۲ ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

سریندر پرکاش جدیدیت کے اہم تخلیق کار تسلیم کیے جاتےہیں ۔جنہوں نے تقسیم ہند کا دکھ جھیلا اور اس کرب کو بہ ذاتِ خود محسوس کیا ۔انہوں نے اس دور میں افسانہ نگاری کی ابتدا کی جب ترقی پسند تحریک اپنے عروج پر تھی ۔ سریندر پرکاش نے اپنے دامن کو ترقی پسندی سے بچاتے ہوئے اپنے لیے الگ راہ نکالی اور اپنے تخلیقی رویہ کے لیے علامتی اور تجریدی طرز کو اپنایا۔ان کے یہاں موضوع سے زیادہ پیش کش پر زور ملتا ہے اور وہ موضوع کی پیشکش کے لیے مختلف فنی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔انہوں نے علامتی ،تمثیلی ،تجریدی اور اساطیری اسلوب پیرائیہ کو اپنے افسانوں میں بڑی خوبصورتی سے جگہ دی،مگر ان کے افسانوں پر زیادہ تر علامتی اسلوب ہی غالب نظر آتا ہے ۔ سریندر پرکاش کے افسانوں کا بنیادی وصف اُن کے اسلوب کی پُر اسراریت اور نظم کی نزاکت ہے۔اساطیری افسانہ ان کا خاصہ ہے۔انہوں نے اسلوب اور تکنیک کے نت

نئے تجربے کیے جس سے اردو افسانہ میں وہ منفرد نظر آتے ہیں۔بقولِ گوپی چند نارنگ:

"سریندر پرکاش نے جدید انسان کے ذہنی مسائل کو اپنا نشانہ بنایا ہے۔اس کی کہانیاں زبان و بیان کے ایجاز اور تہہ در تہہ علامتوں کی معنویت کی وجہ سے ممتاز ہے۔ وہ بظاہر نہایت سادہ زبان استعمال کرتا ہے جیسے کوئی روانی سے بے تکلف لکھے چلا جاتا ہو،لیکن ہر سطر گہرے غورو فکر کا نتیجہ ہوتی ہے اور چند جملوں کے بعد احساس ہونے لگتا ہے کہ پڑھنے والے کو ذہنی چلینج کا سامنا ہے۔سریندر پرکاش کے افسانوں کا تانا بانا خواب اور بیداری کے بیچ کی کیفیتوں سے تیار ہوتا ہے۔"*(تکمیل،اردو میں علامتی اور تجریدی افسانہ،گوپی چند نارنگ ،جلدنمبر20،شمارہ77-78جنوری تا جون 2007 ،ممبئی)*

سریندر پرکاش عام طور پر کرداروں کی نفسیات میں اتر نے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ وہ افراد سے زیادہ ماحول تاریخ اور تہذیب سے دلچسپی رکھتے ہیں ۔انہوں نے پریم چند کے **'ہوری '**اور **'بیدی '**کے بھولا کو اپنے افسانوں میں نیا روپ دیا ہے۔سریندر پرکاش کے چار افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ دوسرے آدمی کا ڈرائنگ روم
۲۔ برف پر مکالمہ
۳۔ باز گوئی
۴۔ حاضر حال جاری

اور ان کے علاوہ درجن بھر افسانے اور تین غیر مطبوعہ ناول مختلف رسائل کی زینت بن چکے ہیں ۔غرض سریندرپرکاش جدید دور کے شہکار افسانہ نگار شمار ہوتے ہیں ۔محمد اسلم پرویز سریندر پرکاش کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں:

"سریندر پرکاش کی شخصیت اور فن کا اگر کوئی واحد عنوان ممکن ہے تو وہ **'تلقا رمس'**کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔۔۔؟**'تلقارمس'** یعنی دورِجدید کا قصہ گو!اور دورِ جدید کے اس قصہ گو کی خوبی یہ نہیں کہ اپنے یا کسی اور کے قصّے کو وہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ سننے والا اُس قصے سے بند ھتا چلا جاتا ہے بلکہ اصل کمال یہ ہے کہ اُسے ہر بات برتنے کا قرینہ آتا ہے۔"*(نیا ورق،جدید اردو افسانےکا تلقارمس:سریندر پرکاش،محمد اسلم پرویز،جلد نمبر۲۴،شمارہ ۵۸ جنوری ۲۰۲۳تا دسمبر۲۰۲۳،ممبئی)*

اغراض و مقاصد:

تحقیقی موضوع "سریندر پرکاش کے افسانوں کا موضوعاتی و اسلوبیاتی تنوع"کو مندرجہ ذیل مقاصد کے پیش نظر انجام دیا جائے گا:

اردو میں جدیدیت کا فکری جائزہ لیتے ہوئے اس کے تاریخی پسِ منظر پر بحث کرنا

جدیدیت کے اردو افسانے کی انفرادیت کا جائرہ لینا

سریندر پرکاش کے افسانوں میں موضوعات کا جو تنوع ملتا ہے اس کا جائزہ پیش کرنا

سریندر پرکاش کے منفرد اسلوب خصو صاً علامتی اسلوب کا تجزیاتی جائزہ لینا

علاوہ ازیں جد ید افسانے میں سریندرپرکاش کی افسانہ نگاری اور ان کے افسانوی مجموعوں کا تجزیاتی جائزہ لینا اور ان کی تخلیقات کے تنقیدی مطالعہ سے ان کے فن کے پوشیدہ پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کے ساتھ ان کی قدرو قیمت متعین کرنے کی سعی کرنا

تحقیقی طریقہ کار:

کسی بھی تحقیقی کام کو مکمل طور پر انجام دینے اور صحیح نتائج اخذ کرنے کے لیے تحقیقی طریقہ کاراور اصول و ضوابط کو بروئے کار لاناضروری ہوتا ہے-زیرِنظر مقالہ"سریندرپرکاش کے افسانوں کا موضوعاتی و اسلوبیاتی تنوع"میں جو طریقہ کار استعمال کیا جائے گا وہ امتزاجی نوعیت کا ہو گا جس میں بنیادی ماخذ کے تحت سریندر پرکاش کے افسانوی مجموعوں کا تفصیلی مطالعہ اور ان کا تجزیاتی جائزہ لیتے ہوئے ان کے فن کا احاطہ کرنے کی سعی کی جائے گی-اور ان کے افسانوں میں جو موضوعاتی و اسلوبیاتی تنوع ملتا ہے اس کا جائزہ لینے کی کوشش کی جائے گئی-

غرض بنیادی و ثانوی ماخذ کے ساتھ ساتھ مختلف رسائل و جرائد اور جالبی وسائل سے بھی کام لیا جائے گا-

سابقہ کام کا جائزہ:

"سریندر پرکاش کے افسانوں کا موضوعاتی و اسلوبیاتی تنوع"اپنی نوعیت کا ایک اہم اور منفرد موضوع ہے۔اس پر ابھی تک کوئی جامع کام میری دانست میں نہیں ہوا ہے لیکن انفرادی سطح پر مختلف ناقدین نے کچھ مضامین لکھے ہیں جو تا حال غیر تسلی بخش کام ہیں ۔اس لیے میں اس موضوع پر کام کرنا چاہتی ہوں تاکہ سریندر پرکاش کے افسانوں کا موضوعاتی و اسلوبیاتی جائزہ لیتے ہوئےایک نئے انداز میں ان کی ازسر نو دریافت کرنے کی کوشش کی جائے ۔

ابواب بندی:

باب اول : اردو میں جدیدیت کا فکری اور تاریخی پس منظر

سریندرپرکاش کو سمجھنے سے پہلے جدیدیت کے فکری رجحان کو سمجھنا لازمی ہے کیونکہ سریندر پرکاش جدیدیت کے ہی تخلیق کار ہے ،ان کے افسانوں میں ہر جگہ جدیدیت جھلکتی ہے۔ اس لیے پہلے باب میں جدیدیت

کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی ۔اس میں مختلف مشرقی و مغربی ناقدین اور فلسفیوں کی جدیدیت کے حوالے سے پیش کردہ تعریفوں سے بحث کرنے کی کوشش کی جائے گی۔اور اردو میں جدیدیت کے تاریخی پس منظر کا جائزہ پیش کرنے کی سعی کی جائے گی۔

باب دوم :جدید یت کےاردو افسانے کا انفراد

اس باب میں جدید یت کےاردو افسانے کا جو روایتی افسانے سے انحراف کا سفررہا ہے،خواہ وہ موضوعاتی ہویااسلوبیاتی اس کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔جس سے جدیدیت کے اردو افسانے کی انفرادیت واضع ہو جائے گی۔

باب سوم: سریندر پرکاش کے افسانوں کا موضوعاتی تنوع

اس باب میں سریندر پرکاش کے افسانوں کاتجزیاتی جائزہ پیش کرتےہوئے ان کے افسانوں میں جو موضوعاتی تنوع ملتا ہے اور کیا موضوع کے اعتبارسے ترقی پسند افسانے سے اس کا کوئی تعلق تھا یا مکمل انحراف اس کا جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

باب چہارم: سریندر پرکاش کے افسانوں کا اسلوبیاتی تنوع

بابِ چہارم میں اسلوب بیان کے حوالے سے بحث ہو گی۔ جدیدیت کے تحت افسانے کے اسلوب میں تبدیلیاں آئیں سادہ بیانیہ اسلوب کی جگہ علامتی ،تجریدی ،استعاراتی ،تمثیلی اسلوب نے لی۔یہ تبدیلی سریندر پرکاش کے یہاں جابجا دیکھنے کو ملتی ہیں ۔اس باب میں اسی اسلوبیاتی رنگارنگی کا جائزہ لینے کی کوشش کی جائے گی۔علاوہ ازیں جدیدیت کے افسانوی اسلوب کو وہ برتنے میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا بھی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ماحصل:اس باب میں اختصار کے ساتھ مقالے کا مجموعی جائزہ یا ماحصل پیش کیا جائے گا۔جس کے مطالعے سے مقالے کا اجمالی تعارف ہو جائے گا۔

کتابیات

بنیادی ماخذ:

1- دوسرے آدمی کا ڈرائنگ روم،شبِ خون کتاب گھر،الہ آباد،1968
2- برف پر مکالمہ،موڈرن پبلشنگ ہاؤس،نئی دہلی،1981
3- باز گوئی،ایجوکیشنل پبلشینگ ہاؤس ،دہلی،1988
4- حاضر حال جاری،تخلیق کار پبلشرز،دہلی،2002

ثانوی ماخذ:

1- انتظار حسین ،علامتوں کا زوال ،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس ،دہلی،2012ء

2۔ آصف اقبال ،جدید افسانہ تجربے اور امکانات،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس ،دہلی،2007 ء
3۔ گوپی چند نارنگ،فکشن شعریات تشکیل و تنقید ،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس ،دہلی،2009 ء
4۔ گوپی چند نارنگ، اردو افسانہ روایت اور مسائل،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس ،دہلی، 2000 ء
5۔ سلیم اختر ،افسانہ حقیقت سے علامت تک،اردو رائٹرس گڈ،الہ آباد، 1980 ء
6۔ شہزاد منظر،جدید اردو افسانہ ،منظر پبلیکیشنز ،کراچی، 1982 ء
7۔ ڈاکٹر مجید مضمر،اردو کا علامتی افسانہ، نیو لیتھو پریس، دہلی، 1990 ء
8۔ حامدی کاشمیری ،اردو افسانہ تجزیہ ،مکتبہ جامعہ لمیٹڈ ،دہلی، 1990 ء
9۔ وارث علوی، جدید افسانہ اور اس کے مسائل،جامعہ نگر، دہلی، 1990 ء
10- بلراج کومل ،ادب کی تلاش ،اردو رائٹرس گالڈ ،الہ آباد، 1998 ء
11- شمس الرحمن فاروقی ،افسانے کی حمایت میں ،مکتبہ جامعہ لمیٹڈ ،دہلی، 1972 ء
12 - وقار عظیم،نیا افسانہ، ایجوکیشنل بک ہاؤس ،علی گڑھ،1982
13-   وہاب اشرفی،اردو فکشن اور تیسری آنکھ،ایجوکیشنل پبلشنگ ،دہلی، 2005 ء
14- مظہر سلیم،سریندرپرکاش؛شخصیت اور فن ، تکمیل پبلیکیشنز ،دہلی، 2016 ء
15- ڈاکٹر اسلم جمشید پوری ، جدیدیت اور اردو افسانہ،موڈرن پبلشنگ ہاؤس، دہلی،2001 ء
16- سریندر پرکاش کے نمائندہ افسانے،محمد اسلم پرویز،عرشیہ پبلی کیشنز،دہلی اور کتاب دار ،ممبئی
17-مرزا حامد بیگ،افسانے کا منظر نامہ،مکتبہ عالیہ ،1981 ء
18-   علی حیدر ملک ،افسانہ اور علامتی افسانہ ،1993ء
19- شمیم حنفی،جدیدیت کی فلسفیانہ اساس،قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان،2005 ء
20-ڈاکٹر الطاف انجم،اردو میں مابعد جدید تنقید،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، 2014 ء
21- طارق چھتاری،جدید افسانہ ،اردو -ہندی، ایجوکیشنل بک ہاؤس ،علی گڑھ،1992 ء

22-ڈاکٹر فوزیہ اسلم،اردو افسانے میں اسلوب اور تکنیک کے تجربات، اکاڈمی ،اسلام آباد،2007 ء
-ڈاکٹر ناصر عباس نیر،جدید اور مابعد جدید تنقید،انجمن ترقی اردو پاکستان 23، کراچی ، 2004ء

رسائل و جرائد :

1-اوراق(ماہنامہ)، وزیر آغا،جنوری -فروری ،لاہور، 1979 ء
2-شبِ خون(ماہنامہ)، شمس الرحمان فاروقی،شمارہ نمبر5،جلد6،الہ آباد، 1966 ء
3-تکمیل(سہ ماہی) ،اصغر حسین قریشی،جلد20،بھیونڈی ممبئی،2007 ء
4-، نیا ورق(سہ ماہی)،شاداب رشید، جلد24،شمارہ نمبر:58،ممبئی، 2023
5-شاعر(ماہنامہ)،جلد49،شمارہ6،ممبئی،1978 ء

Research Scholar
Rohee Jan

Supervisor
Dr. Nusrat Jabeen

Head of Department
Dr. Irfan Ahmad Malik
Synopsis for Ph.D.
Surinder Prakash ke Afsanu ka Mauzuuaatii va Usluubiyaatii Tanavvo

Research Scholar

Rohee Jan

Supervisor

Dr. Nusrat Jabeen

Date of Registration: 02-01-2024

Enrolment No:23157CUKmr005

Department of Urdu

Central University of Kashmir

2024

CERTIFICATE

1. Certified that the research programme of **Ms. Rohee Jan** has been drafted with sufficient care and keeping in view the regulations of the university on the subject and the needs of the research scholar concerned.

2.Certified that the supervisor concerned is at present supervising research work of Ph.D. research scholars as a guide and research scholars as a co- guide, including the present one, which is well within the University/UGC prescribed limit.

3. Certified that the required logistics and literature pertaining to the study of the research scholar concerned are available on the campus/ locally and the work of the research scholar would not suffer for want of the same.

Signature and Names of Research Advisory Committee (RAC) of the scholar:

Dr. Nusrat Jabeen **Dr. Irfan Ahmad Malik** **Dr. Altaf Hussain**

Forwarded to Dean School of Languages for placing the research programme before the Board of Studies/School Board/AC for approval.

Head, Department of Urdu

Recommendation of Board of Studies/School Board/ Dean

Signature of Dean